بعون صناع کن فکان وفضل خلاق زمین وزمان

مثنوی دلفریب

معروف به

کتھا ستیا نارائن

مطبع نامی منشی نولکشور مین رونق طبع پائی

سری گنیش آئینہ

زبان پر ستے نارائن کا ہی نام
جمال اوسکا تماشا روبرو ہے
جو شیو سرجود ہو اور سب ہی پیدا
بیان کیا کرسکے یہ پیکر خاک
جہان کو لاتا کا یاد ہے نام
رجل ہو اور سب کسر سب کا دفتر
نکلے حروف ہیں اوسکے قلم سے
کرم فرما ہمارا ہے وہ ذی جاہ
کہ تھا اونکی جو بیچ مشہور آفاق
قلم کو ہاتھ میں جب لیکے ابو فرد

کہ جس سے جہان کو ہی تن من آرام
چمن میں گل ہو گل میں رنگ و بو ہے
وہ صانع بھی ہے صنعت میں ہویدا
بجز اسکے کہ ہو وہ ایزد پاک
اسی ہو لا التماس چپ و ہو نام
رہ ہو سر رشتہ دار رنگ اختر
سطابن کا کہ قدرت کی رقم سے
ہم اوسکے صدقہ ال ...
نہایت مختصر ہیں چند اوراق
کہ تھا لکھنے میں ہم کر انکی غور

اور سبکی طرف جلوہ گری ہی
جدا ہے سب سے لیکن ہے ہر اک جا
بہت نزدیک ہو اور دور بھی ہے
بریلی شہر میں اک نامور ہے
لیئق اوسکا لقب ہے عشرتی میں
بیلی جیز گریت آیا جہان میں
سمی ابن اسمی ہی ابن انکی ہے
ہوئی جب یہ تمنا دل میں ...
رہا ہو وہ میں لگ سے طور ہو جائیگا
ہم ہوں ... اجالا اور شگفتہ

کہیں ہے رو کہیں اور مشتری ہے
وہ ای ہو دور ہو یکتا ہے یکتا
نشان بھی ہے وہی منظور بھی ہے
رئیس عہد ہو والا گہر ہے
لیاقت کچھ عجب ہے شاعری میں
کہا جو شاد ہندی کی زبان میں
کہ جاتم اوسکے وہ مستحق ہے
بیان ہوں سے تماشا اسکے اوصاف
زمانہ میں سخن کی دھوم ہو جائے
ہمارا نام آگ سے زبان پر

امیر اپنا تخلص ہے سخن مین | جگہ ملتی ہے بزم اہل فن مین
پھر اسکا نام گنگارت ہے مشہور | کہ جسکی ہے ریاست کی ہین دستور
ہماری قوم سکسینہ عیان ہے | بریلی شہر مین اپنا مکان ہے
سر اپنا رکھے مرشد کے قدم پر | امیر اب ادھیا پہلا رقم کر
مقام نیکھار اک ہے جو مشہور | گنہگارون سے کرتا ہے گنہ دور

آدھیا پہلا

بڑا امتیاز تیرتھ ہے جہان مین | کہ جسکی دھوم ہے ہندوستان مین
کہ میشر لوس جگہ جتنے تھے موجود | ہر ایک مورت بھی ہے اونکو مقصود
کوئی برت اور تپ اپیان آج | کہ حال جس سے مقصود جہان آج
کیا تب سے تبھی ذات اونسے اظہار | بہت مرغوب ہے ہمکو یہ گفتار
کہ تم جین بات کی سائل ہوئے آج | کہا نارد سو تارنین ادہر اسکو
سنائی دیتی مین تمکو بھی اب ہم | کہ جس سے فائدہ پائیگا عالم
رکھو ان سے سورت بھی تو مین حال | سنین سب سعین تک انکا حال
سرائی ہے کہ سیاح جہان مین | زمین کیا ہے نور آسمان مین
جو سیر عالم فانی کو آئے | وہان سے لوگ حسرت مین سمائے
ہم فرقت مین کوئی مبتلا تھا | کوئی پامال جور دل ربا تھا
جدائی مین کوئی محتاج بیخواب | کوئی وحشت سے تنہائی کی بیتاب
ضعیفی مین کسیکو رنج فرزند | ہم دختر مین کوئی سخت پابند
عوارض مین کوئی تھا سینہ افگار | بسان ابر دائم دیدۂ زار
کہ حال تھی کسیکو حسرت تن | کسیکو راہ بن تھا خوف دشمن
کسیکو تھی عزیزون سے جدائی | کسیکی بند تھی حاجت روائی
پریشان کوئی فکر بے زری سے | کوئی آوارہ خشکی و تری مین
کوئی ریاست مین تھا گھر سے بیگانہ | کسی پر بند تھا آرام کا در
کسیکا ہاتھ خالی تھا درم سے | کوئی ناآشنا راہ کرم سے
کسیکو دین سے گمراہ پایا | کسی پر صدمۂ جانکاہ پایا
کوئی بدکار کوئی تھا گنہگار | کوئی جبر بھی قسمت تھا ناچار
کوئی محسن کش احسان فراموش | بیان نام حق سے کوئی تھا خاموش
کوئی عورت حسد سے جان سے بیزار | برادر کوئی خونخوار برادر
ملازم تھا کوئی آقا کا دشمن | کوئی آقا بھی تھا نوکر سے بدظن
جدائی نفل سے ہے اپنے وہ لوگ | طبیعت مین لگا بیٹھے تھے اک روگ
نہین تھا جو سمجھے تھے حال انکا مقصد | وہ رونین جاگرین سمجھے بیجید
نظر آیا کوئی زحمت کشیدہ | وفور غم سے کوئی آبدیدہ
کوئی فریاد کرتا تھا شب و روز | نکلتی تھی کسیکی آہ جانسوز
کوئی بیتاب تھا سیماب کی طرح | کوئی تھا ماہی بے آب کی طرح
یہ حالت دیکھکر فرزند برہما | ستم جنکے دل مین ہے بہت سا
یہ سوچے دل مین تکلیف قدم سے | کرین مخلوق کو آزاد غم سے
سری بھگوان کی خدمت مین جاکر | کوئی تدبیر ہو جسمین کہ مقدور
کہ جس سے چھوٹ جائے رنج سے خلق | ہمیشہ بہرہ ور ہو گنج سے خلق
گئے کیلاش مین کو نارد سا اہل | رکھو ان اور سنو ان بین ہو تا آج
بیاس حم گلیانہ زیب تن تھا | درخشان نور سے سارا بدن تھا
بجاتے تھی بربنگ مین رسو حب بیٹھ | مزا دیتی تھی اوسدم کی جنبش
بین تھا اونکا شوقی احتیاج | ہوئے دو رو اک جا جلوہ افگن

لاتا تھا رنگ حق میں رنگ اوسکا
مزا لاتا تھا جہاں ڈھنگ اوسکا

عجب یک شیشہ میں دیکھا تماشا
دکھایا تھا مزا ایسا کسی جا

روان آب گہر نہروں میں دیکھا
تماشا جلوہ گر نہروں میں دیکھا

کسی جا آبحیوان موج زن تھا
کہیں آب گہر چاہ ذقن تھا

ہوا ہم صحبت بوسے گل تر
دکھاتی تھی خرام ناز پرور

خروش ولکش یہ تھے جھونکے صبا کے
کہ جیسے ہوں کرشمے دلربا کے

نظر آئے جو باہر کے مکانات
بجز ذوق کے نہ تھیں کچھ بھی اوقات

در و دیوار میں جلوہ گری تھی
نہ سورج کو مجال ہمسری تھی

یہ عالم دلبروں کی دلبری کا
تصدق جس پہ ہو چین چین کا

عجائب بود و پوشاک اونکی
کہ جیسے ہیں تہ افلاک اونکے

وہاں ہر ایک تھا شعلہ پری کا
تقاضا تھا جوانی کی ہوس کا

میسر صحبت دلدار سب کو
حصول بوسہ رخسار سب کو

نہ دلبر سے کوئی آغوش خالی
نہ راحت سے دل پر جوش خالی

خوشی ہر ایک کو دل میں بھری تھی
جوانی تازہ جیسے ابھری تھی

تمام فصل گل بارہ مہینے
ندیدہ سے ہر بات کو آنچ و رنج

کہیں دلچسپ گانا ہو رہا تھا
کہیں اچھا بجانا ہو رہا تھا

کہیں مجروں کرشموں کے اشارے
کہیں چشم تمنا کے نظارے

در و دیوار گونجی پر جب
گیا فرزند پر جا خوش ہوا تب

وہاں خورشید اک قندیل در ہے
حرارت میں نہایت جلوہ گر ہے

ریاضت کا نہیں جنکو مقدور
وہ اوڑ جاتی ہیں یہاں [illegible]

اودمیں شکل ہے اور اوس سے نکلنا
بجز اسکے کہ جلنا یا پگھلنا

[illegible] وہاں تیغ کا گذر ہے
یہ اخبار زرتشت شاستر ہے

وہ جاتا ہے جو مارا جائے رن میں
مقابل ہو کہ زخم تیغ تن میں

تپاتا اون کو سے ابھی جانے والا
غذا کی جا ہوا کا کھانے والا

نفس کو ناف میں کھینچے جو سر میں
اوٹھائی اپنی ناگن کو کمر میں

پرانا یام کرکے پھر کئی دہیان
کرے جو پر دم اتنا سو جان بیجان

قوا اعدا کے پہنچی ہیں قمر میں
کہتا لکھی میں بیان صبح و یمن

زمانہ میں ہو جوگی نام اوسکا
کہ کرنا جوگ کا ہی کام اوسکا

وہی ہے صاحب اشغال اذکار
جسے جوگی بتایا ہمنے اکبار

وہاں پر تیسری جاتی ہے عورت
نہایت جسکی شوہر کی محبت

اگر دیتی ہے جان ہمراہ شوہر
نکلجاتی ہے اوس دور سے پرائے اب

سر کی خاطر دلبر میں [illegible]
نکلجاتی ہیں اوس کی ہو کے [illegible]

نکلکر در سے جب اندر ہوئے
تماشا دیکھکے ششدر ہوئے

ہوئی کیفیت تازہ سو دوبار
پھر اس سے بھی دیکھکر جلوہ سو بار

مکان کا وصف لکھوں یا مکیں کا
جہاں مشتاق ہے جان آفریں کا

مکان ایسا کہ جسکا رشک والا
اندھیرے گھر کا دنیا میں اجالا

خدا ہو اوسکے ان پر نثار دل
کہاں وہ اور کہاں کاشانہ دل

اگر ہوتی زبان کی طرح ناطق
تو کرتی آنکھ وصف اسکا مطابق

رہ سنگھاسن پہ بیٹھی تھی مہاراج
جھکا کے سر جہاں جگموہن ہے راج

جمال اونکا تصور سے بیرون ہے
خیال حسن آرام دروں ہے

ملا اوسکا نہ کچھ آغاز و انجام
پریشان پھرتی ہیں اوسکی راہ تمام

برنگ بوئے گل محسوس ہیں وہ
کسی کا ایسے کب مانوس ہیں وہ

گر گنہگار جہاں میں چند اوتار
گنہگاروں کا بیڑا کر دے پار
مجسم ہو کے ہی جگ میں پھرے گی
بیان کرتے ہیں اب ہم [illegible] ذکی

دھیان لچھمن

بنا کر پرسے رنگ تن پاک
تن خوش رنگ میں جیسے چار [illegible]
نمایاں ہے ست ثالث میں ہو [illegible]
عجب ہی نا کافوں میں پانے
گنہ بخشش و عطا میں خطا پوش
چھپے سے گرد وجود پاک [illegible]
کرے ذرہ کو تو خورشید انور
تری قدرت سے ایام خزاں میں
بڑی رحمت سے آباد عالم
حمایت سے تری محفوظ ہے خلق
بغیر از حکم کیا مقدور اوسکا
نہیں حد سے فزوں [illegible] روان
بشر سے کر دیا [illegible] کو
یہ فرمایا کہ [illegible] کیا ہے مطلب
وہاں مخلوق کو غمناک پایا
سوال اوسکا پسند لچھمن آیا
عروج ماہ کر ایام میں جب
[illegible] جب بہتر شب سے سحر کو
کو دل میں کرو نگار تصویر آج
کرے ہے جانا کر حسب دستور

گرد و خوشنما تیار بازو
چار میں گل [illegible] زیور
کہ جلوے سے اونکی عالم ہو [illegible]
[illegible] کا دل فیاض میں جو [illegible]
مراتب عجز کے ہو کر کے اظہار
کرے ہے خورشید کو ذرہ کو [illegible]
شگفتہ ہو تو گل بوستان میں
وگرنہ ہوتا پیدا دو عالم
تمام آبادی محفوظ ہے خلق
کہ ہو سکے اذیت [illegible] اوسکا
کیا بندھا تو خلاق جہاں [illegible]
کیا مضبوط ربط [illegible] کو
بیان مدعا اب کیجیے سب
طبیعت نے مری [illegible] اوٹھایا
کرا وہمیں فائدہ عالم کا پایا
کمال ماہ کی جس سے [illegible] شب
جھکائی [illegible] کو
برا دست [illegible] میں جہان آج
غم و اندوہ کو دل سے کر دے دور

چراکن ست نگار [illegible]
ادھر گردن میں [illegible]
گل نیلو فر [illegible] میں انگشتیں
قدم [illegible] لیے [illegible] نے جاکر
زبان سے کھولی [illegible] جیسے
جو تو چاہے تو [illegible]
بھرے خالی کرے خالی [illegible]
ہوا کو دی [illegible] طاقت آدم میں
زیادہ حد سے ہو تابان اگر شمس
روان ہو کاش آب بحر قلزم
تماشا تو نے قدرت کا دکھایا
یہ نارد جی کی [illegible] بھگوان
کہا اب تو نے [illegible] مہاراج
بتا ایسی عبادت کوئی معبود
کہا اک ست نراین کا ہو برت
ہوا اوس سے قبول [illegible]
خیال [illegible] معبود کر کے
ہوا [illegible] کا ذکر
[illegible] میں [illegible]

بدن میں ہو سراپا پاک پوشاک
تو ہو دست [illegible] جگر [illegible]
ادھر ہو کا مالا جلوہ انگن
نمایاں [illegible] میں آنکھیں
ستائش کی بہت آنسو بہا کر
کہ اے خلاق [illegible] داور
کشا دے [illegible]
نہایت [illegible]
اور الیا ہے عالم کو عدم میں
جلوہ [illegible] شمس
تو لحظہ میں جہان [illegible] گم
عدم [illegible] خلق کو ہستی میں لایا
ہوئے خوش جلد تر [illegible]
گیا تھا عالم فانی کو میں آج
کہ جس سے رنج و غم ہو جائے نابود
بشر کو دیگا وہ ہر ایک شی برت
کرے [illegible] برت کو اول [illegible]
بیان حاجت [illegible] مقصود کر کے
کرے [illegible]
وجود و زمان ہو جسکا [illegible]

شنو اتنا میسر ہو سوا سیر
شنو گندم تو لو چاول کا آٹا
پھلی کیلے کی اور موسم کا میوہ
شکر اور شیر اور خیرات لائے
دوبارہ غسل کرکے پھر شام
کتھا سنکر کرے پرشاد تقسیم
اگر مقدور ہو صورت کہلائے
سری نارد سے فرمایا ہے بھگوان
جدا ہو جو کوئی اپنے صنم سے
جگر میں درد ہو دل میں قلق ہو
خوشی جسکو نہ ہوتی ہو میسر
کسیکا ہو اگر دشمن زبردست
اگر ہو خار رنجہ مہلک کسیکو
کسیکو ہو اگر اولاد کا رنج
نہ آتا ہو جسے تحصیل سے علم حاصل
غرض ہوتے ہیں سب مقصد
کہا تب شش نے اسے جلوہ فگن
نہ گھر اوسکو پیدا تھا نہ زر تھا
ملا کھانا نہ اوسکو پیٹ بھر کر
نہیں تھوڑا رہا اوسکا کوئی
بر ہنہ دھوپ میں گو اوجاڑ پھرتا

گر جائی میں کرے بریان گیہون جو سیر
تو راحت کہیں نہیں وہی ہو اچھا
پسند خاطر عالم کا میوہ
پھر اوس میں شکر گنگا جل ملائے
کرے پوجا کے ساری کا انجام
برابر سبکو تا خیر و تقدیم
تب اوسکے بعد کھانا آپ کھائے
نہیں رہتے ہیں اوسکے کلیں ارمان
چھٹے فی الفور فرقت کا الم سے
و فور غم سے جسکا رنگ فق ہو
ہو ہر اک لحظہ رہتا ہو ملکدر
کرے نارائن اوسکو پست ہستی
تشفا ہو جا حاصل آرزو کی
تو اوسکے دل سے جائے تشویش و رنج
تو حاصل ہو اوسے تحصیل سے علم
اگر ہوں بہت مشکل سے مشکل
بنارس شہر میں اک تھا برہمن
نہیں پڑھتی کبھی غم سے تن پہ
نہ اچھی نیند سویا ایک شب بھر
کہ تھوڑا اوس سے سب بے دہ طور
بسند کے سوا کیا پیراہن تھا

شکر ہو اسقدر جس میں ہو میٹھا
شکر پارہ کرے تیار پھر خوب
شنگار وسنڈل ہو اوسکو ساب
کرے تلسی کا دل پھول سو اوس میں شامل
بلاسے کے سب اقربا سب اور ادب
نکالے تب روادون کو کھلائے
کرے پھر رنگ کا اچھی طرح سے
کرے اس بہر شکر سب آرزو سے
نہ جسکا رنج جاتا ہو کسی دم
طبیعت میں ہو جسکو بیقراری
کرے نارائن اوسکا رنج سب دور
اگر ہو جیلخانہ میں کوئی قید
جو اندھا ہو تو اوسکی آنکھ کھلے
نہ کاشانہ میں جسکو کوئی زر
کرے جو کوئی مفلس خواہش زر
سری جگوان نے نارد کو پوچھا
جہان میں نام اوسکا تھا ستانند
ہمیشہ مانگتا تھا بھیک در در
مگر اوسکی جو عورت پارسا تھی
مزا اوس نے جدائی کا نپایا
فقط جو ایک بیٹی تھی کہ گھر میں

کرے اسطور پر تیار پورا
کرے جکا ذائقہ ہو سب کو مرغوب
کرے اوسکو پھر سب تیار
پہنچا مرت ہو اسے مرد غافل
سنو ساری کتھا کو دل لگا کر
غرض جسکو جزا کی خیر پاسکے
نرائن ہو اوسکی اچھی طرح سے
وہ حاصل ہو اوسکو چاروں سوسے
نہ جسکو چین آتا ہو کسی دم
جو کرتا ہو ہمیشہ آہ و زاری
دکھائیں حالت اصلی کا دستور
تو اوسکے چھوٹنے کی ہو امید
وہ اوسکو پھر دکھائی دے لگے جب
نہ کچھ ہو اوسکو راحت تن
تو نگر ہو تو نگر ہو تو نگر
کہ پہلے برت کسنے سے کیا تھا
نہ زن فرزند تھا گھر میں پابند
سحر سے شام تک پھرتا تھا گھر گھر
فقط اوسکی وہی اک آشنا تھی
نتیجہ زندگانی کا نپایا
لپیٹا ایک لنگ اوسکا سر میں

جو آتا تھا گدائی مین میسر
وہ کھاتی تھی زن و فرزند لشکر

کرے شکر ست نارائن برہمن
ہوئی اوس برہمن کی یون گذران

وہ اک دن جب گیا بہر گدائی
ہوا اوس پر عجب فضل الٰہی

کہ دھر جاتا ہے کسی جستجو پر
گل عارض تر او زنگ رو پہ ہے

تر و لب خشک مین آنکھون نم ہے
تباہی کیا تھی رنج و الم ہے

یہ سنکر شکل اشک دیدۂ تر
برہمن گر پڑا اوسکے قدم پر

کہا فکر معیشت ہو مہاراج
ہوا جب ستیا ناس سب عیش تاراج

نہین مجھ پر جتا ہو کہا ہمی ہیہات
کرون کیا اور اپنا ذکر حاجات

کہ زیور کو ترستی ہو مری جان
بہت غمگین ہوا اپنی رحمت تن

پیا لجاتا رہا فرزند کا جی
بنت کی ٹوپی اک وسعت نہ بیچی

ہمیشہ خاک پہ سوتی بچھائی
نہ آئی اک میسر چار پائی

سوالی کیا کرتا ہی مین ہے
یہ بھوک گئی کہین کا نا کہین ہے

اگر ریشم ملی بھی تو نہین دال
ملی گر دال بھی تو ہو نہین تھال

جو لقمہ کھاؤن تو جاتا ہوا ہے
کہ رزق سے نہین خالی ہے جیتو

گذرتے ہین جو یہ تنگی سے ایام
خبر لیتے نہین میری سر انجام

کہا اوس سے یہ نارائن نے ایمرد
نہین مجکو کا متعلق یہ ترا درد

کہا تو ست نارائن کی ہو پوجا
کرو مین پیدا سب عیش و ترنگ

یہ لنگر ہو گئی غائب یہان سے
گیا وہ اس جا کہ اوکھو جہان سے

برہمن نے یہ منت دل مین مانی
کہ ابھی وہ مانے ہر راز نہانی

گدائی مین جو ہر گا وہ مجکو آج
کہا مین کل اوٹھاونگا [illegible]

نہین اک وقت اگر کھانا ملیگا
تو پھر شام و سحر کھانا ملیگا

یہ منت مانکر وہ حسب معمول
گدائی مین ہوا مصروف و مشغول

ملا اوس روز اوسکو رزق چندہ
طبیعت ہو گئی اکبار خورسند

جب اپنے گھر مین آیا وہ سر شام
کہا عورت سے آکہ دلارام

گدائی مین جو ہم لائے مین تولے
کہا تھا کام سب انجام کر دے

کرینگے کل جو نارائن کا ہم برت
کریگا دور سب رنج و الم برت

وہ عورت خوش ہوئی اسکی گفتگو سے
کہا ہنسکر یہ مرد نیکخو سے

کہا جا آپ نے بیشک کرون گی
ابھی مین آج سے کل تک کرونگی

برہمن کو غرض اس شب کے بعد
ہوا معلوم ہوا طالع سعد

زر وافر ہوا حاصل کہین سے
فلک نے کھیر کھایا جسکا زمین سے

رہا پھر وہ کسی شے کا نہ محتاج
ہوا مشہور شکل صاحب تاج

ہوا کچھ اور اوسکا کارخانہ
کہ حیرت مین رہا سارا زمانہ

کرون اب ادھیا ثانی کا آغاز
کہ عالم حال سے ہو محرم راز

آدھیا دوسرا

بیان کتھا مین دوجی جو بھگوان
رکھو کان [illegible]

کتھا ہر ماہ ستا کتھا سنند
ہوا تھا فیض سے جسکے برہمند

کسی دن آ گیا جنگل مین البیلا
کہ تھا وہ اپنی قسمت کا ستایا

جو گھر تھا اوس برہمن کا سر راہ
کتھا ہوتی تھی اوس دن بخوبی

وہ لکڑی کی لایا پیاسا جو اکبار
ہوا اوس وقت پانی کا طلبگار

برہمن کے یہان آیا رمان ہے
کتھا اوس وقت ہوتی تھی جہان کے

پیا آب حیات اوسنے رو گوش
محبت کا طبیعت مین ہوا جوش

ملا جب ختم کو وقت اوسکو سرخوش
ہمیشہ کو ہوا وہ ذائقہ یاد

تمہاری آرزو پہلے کا جو پایا
برجیس سو وہ لڑکی والا پالا

بتا دو ہمکو یہ کیا ماجرا ہے
تمہارے دن پھر شکر خدا ہے

برہمن نے شتاب اوسکو بتایا
یہ بیٹے ست نارین سے پایا

سنا جب یہ برہمن کی زبانی
وہین پر دوڑ آ پہونچا دل میں ٹھانی

تو پھر برسوں کی ہمت سے دونا
بکا اوس نے زگتھا لکڑیوں کا

ملی لکڑی تب آ وہی جدید افزون
کہ جس سے ہو گئی حالت دگرگون

جہاں تھا لکڑیوں کا سر پہ گٹھا
چمکتا تھا وہاں ٹوپی میں [illegible]

کہ تھا محتاج ہر دم آپ محتاج
نظر آتا ہے یہ جاہ و حشم آج

کیا ہو تبھی وہ کچھ ہم کریں اب
غم اپنا دور اوسی دم ہم کریں اب

کریگا تو بھی برت اوسکا جو آوے
سنا جاتا رہیگا سب بیا دیا

کرینگے ہم وہ اس برت کو کل
وہ پانی پیکے وہ بیج پھر دیا جل

کیا برت اوسنے جیسا تھا ادا
ہوا سامان بہت سے زیادہ

وہ لکڑی بیچنا ہلکی کو بس
گیا سب بھول وہ پہچان سب کچھ

زوج و فرزند سے آرام پایا
ہمیشہ عیش کا ہنگام پایا

ہو گھاؤ گی رہیا الٹ کے سیرت
کہ دل ہو سب بحال کی کدورت

آدھیا تیسرا

رکھو گی سوت جی نام اوسکو بھگوان
سناتی میں تھا کہ [illegible] میں جہان

زمانہ میں نہایت نامور تھا
ملک سیرت تھا مدت سے بے پسر تھا

وہ راجا کہ یدن دریا کنارے
کہ جسکو ست نارین بھی پیارے

وہاں اوپر پہنچ کی ایک ناو آئی
کہ تھا کی اوس جب وہ بیوپاری

لگے میں موتیوں کا ہار پہنے
نہایت خوشنما زنار پہنے

نہ تھی اولاد اوسکے تھا یہی غم
نہ دل ہو ہیچ جیا تھا کسی غم

زجسمیں [illegible] پہل ہو وہ بشر کیا
نہ اولاد جسکے وہ بشر کیا

غرض اوس جس نے راجہ ہو تو بھلا
کہ تھا ستی میں بابا فائدہ کیا

[illegible]
جو بیٹا کوئی یا پیدا ہو بیٹی

وہاں بیچیں آیا اپنے گھر کو
لو لایا [illegible] رشک قمر کو

سہلی پیدا پھر اوسکے ایک بیٹی
پری ہی [illegible] زہرہ [illegible]

وہ [illegible] سیمبر جان پیاری
[illegible] تا زمان [illegible]

[illegible]
[illegible]

کہ میں تھا ایک راجہ صاحب نور
کہ او تھا کہ ہے جسکا نام مشہور

ازن صالح ہوتی اوسکی محل میں
وہ دل کی طرح رہتی تھی بغل میں

گرہ نبد جس کی جورت ستی تھی
سمجھا سنتا تھا نارین کی کتھی

اوستر آیا وہ گنگتی سے زمین پہ
امارت کی چمک جیسے جبین پہ

تجارت بیشہ و ذی دوستی تھا
دل حال میں اوسکو دلاور تھا

اسی غم میں اون کی سنیا آتی
گرفتار الم صبح و مسا تھی

عیاں ابیلا تھی نام اوسکی
دو پشہ جیسے تن پر تھا زری کا

کہا راجہ نے جسکا یہ طلب
کہتا ستی سی ہو جا آتی ہو وہ سب

کرو ہنگا برت نارین کا
چڑھاؤ نگا و بیچ ای کی جھنڈ دہی

ہوئی ہم بشری وہ دونوں کی
درخت آرزو میں آگیا بار

ہلال آسا وہ بڑھتی تھی
بیان کیا کیجی حسن و جمال فرزند

ملک افلاک سے اگر زمین پہ
حسین سیالی عزیز سے حسین

ہنستا تھا سر یہ چشم حیا خیز
کیا اسنے تو اوسکو [illegible]

عجب چہرہ تھا اوس نسرین جبین کا
کہ تھا شیدا جسے صورت نے اونکا
کہا جسوقت ہونگی کتخدا یہ
لکھا جس عمر میں ہے شاستر مین
دیا اوسکو بہت سامان و اسباب
طبیعت میں خوشی کا جوش تھا بت
ہوا گھر سے کسی جانب روانہ
پھر اکشتی میں پر اک طرح کا مال
وہان کا چینا پٹ اک تاجر تھا
گھسے اوس نے وہان جب اوسکے گھر جو
وہ چینا کا مال سب روقہ وہاں پر
وہیں پر باندھکر کشتی سنبھالی
حقیقت میں یہ دونوں بیاہے تھے جیسے
جو حال اونکا تھا وہ بھی کر لیا ضبط
نہیں چہرہ وان اک دیکھا جو پورا
رہا افسوس کچھ پیدا نہ اونکا
یہ دن جنکو دو شالون میں ملی تھی
غم و اندوہ سے اونکا یہ تھا حال
نکلتی تھیں کسی دن بیچ نوان کے ہمراہ
نہیں ہمراہ عورت دوسری تھی
کہا سب نے جنکی جب اولنگ کر

تجمل سے وہ چاند جس کے ہو عروس کا
کہ تھا جسنو واسطے تمنی ہی بولی
تو ہم کر دینگے پیرنت اور آگے
ادا کر کے مراسم اپنے گھر مین
وہ چیزین ہین کہ ہو نگی بیاہ کا لیکن
کہتا سنا ہوا اوسکو خوش
کہ تجارت وہان کا ہے یہ کارخانہ
کہ جس سے فائدہ حاصل ہو اجمال
منور صورت شمس و قمر تھا
چرا کر لیگئے لعل و گہر جو
کہ یہ سب جرم شہرا تھا جنایہ
دکھائی سخت ذلت اور خرابی
مگر کچھ سو روپیہ خدمت کے تھے
کہ سب اوبار کو اودبار سے لے
سوا اسکے کہ جو تھا تن میں
کہ جنکو چاند سورج نے نہ دیکھا
عرق میں اپنے
شکستہ تھا جگر سینہ تھا غم
کبھی تنہا سی جاتی تھی کوئی راہ
فقط ساتھ اوسکا اوسکی لڑکی تھی
نہیں پر حاضری ہو رکھتا

کلاوتی بیاہ کے تھانی کی ہمراہ
وہ مقصد ہوگیا حاصل تمہارا
ہوئی جسوقت وہ شادی کی قابل
دیا بیٹی کا اوسکے ہاتھ میں ہاتھ
جو تھا مہر زیادہ اوسکا وہ شاد
فراغت ہوگئی شادی سے جسدم
تجارت کے لئے نکلا وہ گھر سے
جہاں ہے رتن ہار اک شہر کا نام
گیا یہ بیس اوسکے شہر میں جب
جب چھپے اوسکے دو ایک لوگ شتاب
وہاں لوگوں نے جب پایا نہ بابا
وہی حالت ہوئی داماد کی بھی
کیا راجہ نے اونکو پابہ زنجیر
ہوا یہ حال اونکا جب سفر میں
وہ دونوں ہو گئے رتن محتاج ہو کر
گدا آتے تھے صدہا جسکے در پر
یہ کہتی تھیں کہ اپنا دم نکلجائے
ادھر تھی اپنے شوہر سے جدائی
کسی دن وہ کلاوتی جسکا ہے نام
کہا ہوتی تھی نارائن کی اوس جا
ہوئی خواہش ادس شکل کو

پدر نے نام رکھا جسکا کلاوہ
ہوا بیٹی سے ٹھنڈا اول تمہارا
پیسنے ڈھونڈھکر اک بر وہ قابل
کہا ہو عمر بھر اسکا ترا ساتھ
تمرائی ست نارائن کی کچھ یاد
تو پھر وہ شوہر و دختر کے باہم
بہت ڈر کے بہرے لعل گہر سے
جہان پہونچے ہین خوش خاطر
تھا بیست نارائن ہو آپ
تو چوروں نے نہیں پائی کہیں گا
تو اوس بیجرم کو سارق بنایا
کہ تمثال کی دونوں پہ رکھی
کہ ثابت ہوگئی چوری کی تقصیر
یہاں چوری ہوئی اک سوداگر مین
گدائی کے لیے پھرتی تھیں گھر گھر
دو عالم یہ وہ کھاتی تھیں جم کر
میسر جو غذا ہو سو نکلجائے
ادھر قسمت نے یہ ذلت دکھائی
پہر جن کے یہاں پہونچی سر شام
کلاوتی بھی ہوئی ہاں رونق افروز
کہ دیکھیں جلد تر شوہر کا گھر

وہاں سے آئی گھر کو وہ پری جب — گزرا وہ سدم گئی تھی اک پہر شب
کہاں تھی شام سے تو یہ کیا بات — اب آئی گھر کو جب گزری ہے پہر رات
کہا کی اور ہے آوارگی اوس — ہوا معلوم مجکو سب ہے طور
نہ رکھو اپنے گھر دخت جوان کو — کہ باندھا کسی نے آب روان کو
سکونت تھی جہاں اک برہمن کی — کتھا سنتی تھی نارائن کی وہیں بھی
کنیزک ہوں فقط شوہر کی اپنے — نہیں الفت ہے مجکو گھر کی اپنے
مقید تھے وہ دونو شخص جس جا — وہاں فرمانروا نے خواب دیکھا
یہ کہتا ہے کہ راجہ یہ مسافر — بڑے بیوپار تھے اور صاحب زر
شتابی چھوڑ دے اور دیجیو زر — ہمارے حکم کی تعمیل کر دے
کہا راجہ نے جب شد سو اٹھ آ — اجازت اونکو دی پھر ہو کے شیدا
تب اونکی بیڑیاں کٹوا کے افسوس — کہا یہ ہو گیا تم پر بڑا جور
نہلوا کے نہائی اونکو پوشاک — کھلایا پھر طعام [illegible]
چلے وہ دونوں پھر اپنے وطن کو — وہیں پر چھوڑ کر [illegible]
تو نارائن لیا اونکو آزمائے — گدا کی شکل میں [illegible]
وہ بولا اسمیں [illegible] — نہ باقی مال [illegible]
ہے یہ بالکل وہ مال و اسباب تباہ — جواہر زیفت اور [illegible] اب تباہ
[illegible] شتابی اور [illegible] — سخن کہنے لگے [illegible] التجا کے
[illegible] — متاع وصل [illegible]
کیا گھر کو روانہ آدمی جلد — خبر آئی گھر والوں کو [illegible] جلد
خوشی دل میں کلاوت کے سمائی — ہوئی تیار وہ تازہ ہو آئی
ہوئی لیلا بھی بی بی اسقدر خوش — کہ [illegible] نہ کوئی گھر [illegible]

خفا ہو کر کہا لیلا نے اوس سے — سب تجھے کھویا تری بے پردگی نے
نہیں معلوم کیا دل میں ہے تیرے — اوڑے جاتے ہیں سارے ہوش میرے
نصیحت سچ ہے یہ اہل ہنر کی — فقط اچھی ہے ہر بیٹی اپنے گھر کی
کلاوت سنکے یہ گفتار مادر — ہوئی گرم سخن آنسو بہا کر
قسم ہے مجکو مادر تیرے سر کی — کسی جانب نہیں میں نے نظر کی
سنی جب دم کلاوت نے کتھا میں — تو نارائن کی کرپا ہو گئی وہاں
کوئی اوڑے ہوئے پتا میرے — کہ اپنی صورت زیبا میں ہے فرد
ہوئی بیحرم یہ تیری بیان [illegible] — گہن میں آ گئی مانند خورشید
مگر نہ مجھے یہ آ گئی تباہی — ملیگی خاک میں یہ بادشاہی
کر دونوں قیدیوں کو چھوڑ دو جلد — مناسب ہے یہی اب آپ کو جلد
مری غفلت ہے اور میری خطا ہے — مجھے اب تجسے امید عطا ہے
کیا رخصت سب اونکا مال دیکر — دیا اپنی طرف سے اور کچھ زر
سوار کشتی و لیسپ ہو کر — یہ کہتے تھے کہ اب نزدیک ہے گھر
کہا کیا [illegible] کشتی [illegible] — [illegible]
گدا نے کہہ دیا [illegible] — وہی جو کچھ نکلا ہے زبان سے
یہ حالت دیکھ کر حیرت میں آئے — لب دریا پہ کشتی کھینچ لائے
ہے اچنبا جزون کا [illegible] — [illegible]
لب دریا تھا اونکا شہر آباد — نہایت دیکھ کر اوسکو ہوئے شاد
خبر لیکر وہاں پہنچا جو آدم — کھڑا ہوتی تھی اونکے گھر میں ماتم
[illegible] — [illegible]
کہا مادر نے دختر سے کہ [illegible] — ہوئی [illegible] حاصل مراد [illegible]

وہین جاتی ہو جہان دریا کنارے
وہان سے جب قدم مادر کا اوٹھا
میانہ بھی نہ طاقت اونکو نہ شرم
تھا اوسدم وہ بچہ تنہا مین آکر
کدھر آئی کدھر جانا ہے اب
گھر آوُن بیکسی شوہر کی وہ دلدار
اوسی دم غیب سے آئی یہ آواز
مناسب ہے کہ کھاوُ جا کے پرشاد
لیا پرشاد نارائین کا جس دم
ہوئی حاصل نہایت شادمانی
گئی گھر کو وہ سب بالک دانائی

جہان ہین باپ اوسکے شوہر نہہد
کہتا سنتے ہو دل خبر کا اوٹھا
وفور عشق سے کی سب شب دن ہیشم
تو دریا مین تج پایا اوسکا شوہر
پدر مادر کو جو صدمہ ہے شراب
ہوگی پھر وہ بجا توجہ چبتاب
سنین واقف ہو تو یہ سب پکار
ہنگا اوسکو شوہر ہو گئی نشاد
نظر آیا خوشی کا ایک عالم
ہوا سر سبز نخل نوجوانی
بہت ارشاد تھی عیش جہان کے

بہت بیتاب تھی گھر مین ...
ترستی تھی سپے دیدار شوہر
کہتا کا خاتمہ ہو سنے نہ پایا
وہان جا کر جو دیکھا ماجرا یہ
سمجھے کیا مین چلی شوہر کی ہمراہ
پدر مادر نے سر کو اپنے پیٹا
کہتا کو جہرہ گرگئی بیہان یہ
یہ سنکر وہ بیچاری پھر گھر مین آئی
کہ وہ شوہر تہ دریا سے نکلا
پدر مادر کو بھی جوش طرب تھا
کیا نانا جہر نے نارائین کا شکریہ

آدھیا چوتھا

چلو دم ادھیا ہوتا ہے تحریر
عطائی بشن نار دہ پیار اودھر کے
شادی اور نو شب بہ رونکی شیری
جو سینے آفکن ہوا مرد دلاور
وہین کی نخل کے سایہ مین جو پایا
جو جا بہ روئی دھتا آخر یہ اسکے
پچھتاوی بھی لاتی ہو خرابی
مری اکدن ہی تنہا فرزند اوسکے
کہتا کہ لوئی بستی لاں ہو رواں کا

زمین پہ جنت کی جو دینی شہر
سہاتی تھی ولیرین مین دلیری
تر و تازی کی کوئی جھم ادہ خبر
گرم بنکا ہر یا ملن تھو کیا
تو راجہ کے سینے پر شاد ولا
حماقت بھی کھاتی ہو خرابی
در رحمت سے اب بند اوسکے
بسر ہو گیا ملک اور مال

کرہ بانہ تھا اک ماہ جہان
گیا ہے مر ... جیسا کیا
جہان تھا اک ہمالم کا چراگاہ
بہت سے پھول پھل لاکر فراہم
جہاں واقف تھا بکلی وہ جنگل
ہوا وہ ست نارائین کا تہوار
جو سمجھا ست نارائین کا پرشاد
ہوے فرزند پیدا اوسکے گھر مین

کتھا پر ختم جب تمکو تم ہو گھر
چلی مادر کے پیچھے وہ بہمن پر
نہ اوس لیلا نے پرشاد کھایا
تو بولی رو رو کے یہ وہ دلربا یہ
فقط ماں باپ کو ہے نالہ و آہ
کہا نارائین اسدم ہوگیا کیا
تو آنا ہو گیا سب رائگان یہ
تسلی خاطر مضطر مین آئی
کہ اچھا گو ہر یکتا سے نکلا
خوشی دل مین تبسم زیر لب تھا
زمانہ مین یہ نکلا ہی عجب بات
ہنہ ملک کو حاصل ہو تو تقدیر
قضا کا تیر تھا جسکی کمان مین
گریزان ہو گئے شیران خونخوار
وہان وہ نو فرزند سے گیا شاہ
کتھا سنتے تو نارائین کی اودم
کیا پرشاد کے لینے سے انکار
ہوئی تقدیر کو ودون مین ... دور
کیا تقصیر کا تب اپنے اقرار
ثمر آیا تھا اسکے شجر مین

مناجات در خاتمہ کتاب

صلا اس مثنوی کا دیجیے آج
جناب بست نارائن مہاراج

رہوں محفوظ تکلیف عدو سے
تصدق مہر حراس فتنہ جو سے

ملا دو خاک میں دشمن کو میرے
بچا دو خار سے دامن کو میرے

چراغ خانہ کوئی دیجیے اب
ہمارے گھر کو روشن کیجیے اب

نہ اوسکو باد صرصر سے ضرر ہو
فروغ اوسکا ہر اک گھر گھر ہو

مجھے جاہ و حشم حاصل ہو آپ سے
رہے میری زبان گویا ہی جیسے

رہوں خوش ہر جگہ جیسا کہ عیش میں
دہی فی الفور ہو جو چاہوں میں

ہماری ہاتھ سے ہو کام اچھا
رہو جب سے ہمیشہ نام اچھا

گنہ ہوں جو رہیں سب غفاری
کہ ہو روز جزا عزت ہماری

رہیں یکجہتی میں ہم ایک پاس
ہوا حق اپنا ہوں اپنے حبیب پر

دہان میں آپکے سب ہم رہیں ساتھ
ہماری دوستوں کو ہم رہیں ساتھ

ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۳ء میں چھپی

بقلم جانکی پرشاد قوم کایتھ ماتھر ملازم مطبع اودھ اخبار